

داڑھی کی حد اور جبڑے کی ہڈی سے اوپر اگنے والے بال کاٹنا کیسا؟

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان تین مسئلوں کے بارے میں کہ

سوال نمبر 1: جبڑوں کی لائن سے اوپر اگنے والے بال کیا داڑھی میں شامل ہیں اور ان کو صاف کروانے کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر 2: داڑھی کی مقدار ٹھوڑی کے نیچے سے چار انگل تک ہے یا ہونٹوں کے نیچے سے چار انگل تک؟

سوال نمبر 3: چار انگل سے زائد رکھنے کا حکم کیا ہے؟

سائل: سیف فرام - انڈیا

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

داڑھی قلموں کے نیچے سے شروع ہوتی ہے اور یہ کنپٹیوں، جبڑوں اور ٹھوڑی پر اگتی ہے۔ کانوں پر اگنے والے بال اور یونہی جبڑوں کی لائن سے اوپر اگنے والے چھوٹے چھوٹے نرم بال جو کسی کے کم اور کسی کے آنکھوں تک اگتے ہیں داڑھی میں داخل نہیں لہذا ان کو صاف کروانے میں بھی حرج نہیں بلکہ اکثر اوقات ان کو صاف نہ کروانے سے شکل و صورت قبیح معلوم ہوتی ہے جو شریعت پسند نہیں کرتی۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں کہ داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضا اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا ممتاز ہوتے۔

[فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۵]

اور جبڑوں کی لائن سے اوپر اگنے والے بالوں کو کاٹنے میں حرج نہیں جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔ غرائب میں ہے:

کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول للحلاق بلغ العظمین فانہما منتهی اللحیۃ یعنی حدھا ولذلک سمیت لحیۃ لان حدھا اللحی - حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجام سے فرمایا کرتے تھے کہ دو ہڈیوں تک پہنچ جا، کیونکہ وہ دونوں داڑھی

کی حدود آخری حصہ ہیں اسی لئے داڑھی کو "لحیہ" کہا گیا ہے کیونکہ اس کی حدود اللھی [جبرے] تک ہیں۔ (غرائب)  
اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے

لابأس باخذ الحاجبین وشعروجه مالم یتشبہ بالمخنت: دو نوں ابروؤں اور چہرے کے بالوں کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ہجڑوں سے مشابہت پیدا نہ ہو۔  
[فتاویٰ ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۳۵۸/ فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۵۹۵]

جواب نمبر 2: دارھی کی مقدار ٹھوڑی کے نیچے سے چار انگل تک ہے نہ کہ ہونٹوں کے نیچے سے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ ریش ایک مشت یعنی چار انگلی تک رکھنا واجب ہے اس سے کمی ناجائز۔۔۔ اور ظاہر کہ مقدار ٹھوڑی کے نیچے سے لی جائے گی یعنی چھوٹے ہوئے بال اس قدر ہوں۔ وہ جو بعض بیباک جہال لب زیریں کے نیچے سے ہاتھ رکھ کر چار انگل ناپتے ہیں کہ ٹھوڑی سے نیچے ایک ہی انگل رہے یہ محض جہالت اور شرع مطہر میں بیباکی ہے غرض اس قدر میں تو علمائے سنت کا اتفاق ہے۔ [فتاویٰ رضویہ ج 22 ص 582]

جواب نمبر 3: سنت یہی ہے کہ جب چار انگل سے زائد ہو تو اسے کاٹ دینی چاہیے مگر چار انگل سے داڑھی کا تھوڑا بہت زیادہ ہوجانا جائز باعث ِ کراہت نہیں ہے جب تک حدِ اعتدال رہے یعنی جب تک داڑھی بدنمائی اور انگشت نمائی کا باعث نہ بنے۔ اگر بہت زیادہ لمبی داڑھی رکھنا جو حدِ اعتدال سے خارج ہو مکروہ اور خلافِ سنت ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسی کو اختیار فرمایا اور عامہ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے بلکہ بعض اکابر نے اسے واجب فرمایا اگر چہ ظاہر یہی ہے کہ یہاں وجوب سے مراد ثبوت ہے نہ کہ وجوب مصطلح، امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ بعد روایت حدیث مذکور فرماتے ہیں: بہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ۔ ہم اسی کو لیتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ (کتاب الآثار باب خف الشعر من الوجه روایت ۹۰۰ ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۹۸)

[فتاویٰ رضویہ ج 22 ص 584]

اور سیدنا عبداللہ بن عمر و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی داڑھی مبارک مٹھی میں لے کر جس قدر زیادہ ہوتی کم فرمادیتے۔ بلکہ یہ کم فرمانا خود حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے روایت کیا گیا۔ امام محمد کتاب الآثار میں فرماتے ہیں:

اخبونا ابوحنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ماتحت القبضة - هم سے امام ابوحنيفہ نے ارشاد فرمایا ان سے ابو الہیثم نے ان سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضى الله تعالى عنهما نے کہ حضرت عبداللہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ کر زائد حصہ کو کتر ڈالتے تھے۔

(كتاب الآثار باب خف الشعر من الوجه رواية ٩٠٠ ادارة القرآن كراچی ص ١٩٨)  
ابوداؤد ونسائی مروان بن سالم سے روایت ہے کہ رأیت ابن عمر رضى الله تعالى عنهما يقبض على لحيته فيقطع مازاد على الكف۔ میں نے عبداللہ ابن عمر رضى الله تعالى عنهما کو دیکھا کہ اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر زائد بالوں کو کاٹ ڈالا کرتے تھے۔  
(سنن ابی داؤد كتاب الصوم باب القول عند الافطار آفتاب عالم پریس لاہور ١ / ٣٢١)

اور مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ میں ہے: کان ابوہریرہ رضى الله تعالى عنه يقبض على لحيته ثم يأخذ ما فضل عن القبضة - حضرت ابوہریرہ رضى الله تعالى عنه اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ کر مٹھی سے زائد حصہ کو کتر ڈالتے تھے۔  
(المصنف ابن ابی شیبہ كتاب الحظروالاباحة باب ما قالوا من الاخذمن اللحية ادارة القرآن كراچی ٨ / ٣٧٤)  
بلکہ صاحب فتح القدیر فرماتے کہ ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے: انه روى عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔ باوجود اس کے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی۔

(فتح القدیر كتاب الصوم باب ما يوجب القضاء والكفارة مكتبة نوريه رضويه سكر ٢ / ٢٧٠)  
چار انگل سے تھوڑی بہت زیادہ ہوتو جائز ہے جیسا کہ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوة میں فرماتے ہیں: عادت سلف دریں باب مختلف بود آوردہ اند کہ لحيہ امیر المومنین علی پر می کرد سینہ اُورا و ہمچنین عمر و عثمان رضى الله تعالى عنهم اجمعین و نوشتہ اند کان الشیخ محی الدین رضى الله تعالى عنه طویل اللحية و عريضها - اسلاف کی عادت اس بارے میں مختلف تھی چنانچہ منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضى الله تعالى عنه کی داڑھی ان کے سینے کو بھر دیتی تھی اس طرح حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان رضى الله تعالى عنہما کی مبارک داڑھیاں تھیں، اور لکھتے ہیں کہ شیخ محی الدین سیدنا عبدالقادر جیلانی رضى الله تعالى عنه لمبی داڑھی اور چوڑی داڑھی والے تھے۔

(مدارج النبوت باب اول بیان لحيہ شریف مكتبة نوريه رضويه سكر ١ / ١٥)  
سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ شاید انھیں آثار کی بنا پر شیخ محقق نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا: مشہور قدر یک مشت ست چنانکہ کمتر ازیں نباید و اگر زیادہ براں بگزارد نیز جائز ست بشرطیکہ از حد اعتدال نگزرد۔

مشہور مقدار ایک مشت ہے پس اس مقدار سے کم نہیں ہونی چاہئے اور اگر اس سے زیادہ چھوڑ دے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ اعتدال برتا جائے۔

[اشعة الممعات كتاب الطهارة باب السواك فصل اول مكتبة نوريه رضويه سكر ١ / ٢١٢ فتاویٰ رضويه ج ٢٢ ص ٥٨٤]

اور بہت زیادہ لمبی داڑھی رکھنا جو حد اعتدال سے خارج ہو مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ اس سے زائد اگر طول فاحش حد اعتدال سے خارج ہے موقع بدنما ہو تو بلا شبہ خلاف سنت مکروہ کہ صورت بد نما بنانا اپنے منہ پر دروازہ طعن مسخر یہ کھولنا مسلمانوں کو استہزاء و غیبت کی آفت میں ڈالنا پر گز مرضی شرع مطہر نہیں، نہ معاذ اللہ زہار کہ ریش اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیاذ باللہ کبھی حد بدنمائی تک پہنچی سنت ہونا اس کا معقول نہیں۔  
[فتاویٰ رضویہ ج 22 ص 583]

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

**How is it to cut the hair which grows above the limit of the beard and the jawbone?**

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

**QUESTION:**

**What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following 3 issues:**

**Q1: Is the hair above the jawline regarded as the beard also and what is the ruling regarding keeping it neat?**

**Q2: Is the beard length four fingers below the chin or four fingers below the lips?**

**Q3: What is the ruling regarding keeping it longer than four fingers in length?**

Questioner: Saif from India

**ANSWER:**

بسم الله الرحمن الرحيم  
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**The answer to question 1**

The beard starts below the sideburns and it grows on the upper part of the sides of the face, the jaw and the chin. The hair which grows on the ears and likewise, the small soft hair above the jawline, which sometimes are less and sometimes grow reaching the eye area, are not included in the beard, thus there is no harm in removing these in order to neaten up and keep tidy. In fact, most of the time, the face looks untidy when this hair is not taken care of, which is not liked by Sharī'ah.

The Imām of the Ahl al-Sunnah, Sayyidī A'lā Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh shower mercy upon him, states that the beard grows underneath the sideburns on the upper part of the sides of the face, the jaw and the chin. In terms of the width, the upper part [of the beard] is between the ears and the cheeks. Just how some people have hair on their ears, which is not included in the beard, likewise the light and soft hair on the cheeks, which for some is of a small amount and for some others reach near the eye area, are also excluded from the beard. This hair is just naturally separate by nature from the beard.

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 22, pg 595]

There is no problem in cutting the hair which grows above the jawline, just as Sayyidī A'lā Hazrat states that there is no problem in neatening it, in fact sometimes it can be a cause of distorting or disfiguring one's appearance which is not preferred by Sharī'ah. It is stated in Gharā'ib,

تعالى عنهما يقول للحلاق بلغ العظمين فانهما منتهى اللحية يعنى حدها ولذلك سميت الله "كان ابن عمر رضى ا  
لحيه لان حدها اللحي"

“Sayyidunā ibn ‘Umar would tell the barber that it should reach the two bones [i.e. the right and left of the jawbone] as they are the end part for the final limit of the beard, which is why the beard is known as ‘Lihyah’ as its limits are until the Lihyah [i.e. jaw].”

[Gharā'ib]

It is stated in Fatāwā ‘Ālamgīrī that,

"لا بأس باخذ الحاجبين وشعروجه مالم يتشبه بالمخنث"

“There is no problem in cutting the hair of the eyebrows and of the face so long as there is no similarity with hermaphrodites.”

[Fatāwā Hindiyyah, ch 19, vol 5, pg 358]

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 22, pg 595]

### **The answer to question 2**

The length of the beard is four fingers in length from underneath the chin, not from underneath the lips, just as the Imām of the Ahl al-Sunnah, A'lā Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān, states in Fatāwā Ridawīyyah that it is wājib to keep the beard a fistful, meaning until [the length of] four fingers; any less than this is impermissible. It is apparent that the length will be from underneath the chin, meaning this hair is to be trimmed to this amount. Those careless ignoramus who measure the beard by placing their hand below the chin and measuring four fingers beneath the lower lip, such that one finger remains below the chin, is utter ignorance and totally inconsiderate of Sharī'ah. In short, there is actual [mutual] agreement of the ‘Ulamā’ of the [Ahl al-] Sunnah with regards to its size.

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 22, pg 582]

### **The answer to question 3**

The Sunnah is actually that whatever is more than four fingers length is cut, but the beard being slightly over four fingers in length is permissible, and is no cause of karāhah [dislike] so long as it remains within a reasonable limit, meaning, the beard does not become a cause of ugliness and one being defamed. If one was to

keep a very long beard which crosses the bounds of reasonableness, then it would be makrūh and in contradiction to the Sunnah.

Sayyidī A'lā Hazrat states that our respected Imāms, may Allāh be pleased with them, have chosen this and have explicitly mentioned in the general books of the Madhab that the Sunnah is that it is cut when it is more than a fistful. In fact, some senior & elder scholars have mentioned it as wājib, even though what is apparent here is that by wujūb it is meant the establishing of, not the terminology of wujūb. Imām Muhammad, may Allāh have mercy upon him, mentions after the aforementioned narrated Hadīth,

"به نأخذ وهو قول أبى حنيفة"

"We take this and this is the very opinion of Imām Abū Hanīfah."

[Kitāb al-Āthār, pg 198, Hadīth 900]

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 22, pg 584]

Sayyidunā ‘Abdullāh bin ‘Umar and Sayyidunā Abū Hurayrah, may Allāh be pleased with them, would lessen the amount which was more than a fistful from their blessed beards. In fact, this lessening has been narrated from the Noble Messenger ﷺ himself. Imām Muhammad mentions in Kitāb al-Āthār,

"تعالى عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ماتحت اخبرنا ابوحنيفه عن الهيثم عن ابن عمر رضى الله  
"القبضه"

"Imām Abū Hanīfah stated to us from abū al-Haytham, from Sayyidunā ‘Abdullāh ibn ‘Umar, may Allāh be pleased with them both, that Sayyidunā ‘Abdullāh, grasping his beard in the fist, would cut what was extra."

[Kitāb al-Āthār, pg 198, Hadīth 900]

It is narrated in Abū Dāwūd and Nisā’ī by Marwān bin Salām that,

"تعالى عنهما يقبض على لحيته فيقطع مازاد على الكف رأيت ابن عمر رضى الله"

"I saw Sayyidunā ‘Abdullāh ibn ‘Umar, may Allāh be pleased with them both, that, he would grasp his beard and then cut the extra hair which was more than a fistful."

[Sunan Abī Dāwūd, vol 1, pg 321]

Furthermore, it is stated in Musannaf Abū Bakr Bin Abī Shaybah that,

"تعالى عنه يقبض على لحيته ثم يأخذ مافضل عن القبضه كان ابوهريره رضى الله"

“Sayyidunā abū Hurayrah, may Allāh be pleased with him, would grasp his beard in the fist and cut the extra hairs which were more than a fistful.”

[al-Musannaf Ibn Abī Shaybah, vol 8, pg 376]

In fact, the author of Fath al-Qadīr states that it is narrated as so from the Messenger of Allāh ﷺ,

"تعالى عليه وسلم انه روى عن النبي صلى الله"

“This is also narrated by the Messenger of Allāh ﷺ.”

[Fath al-Qadīr, vol 2, pg 270]

It being slightly more than four fingers is permissible, just as Shaykh Muhaqqiq, may Allāh have mercy upon him, states in Madārij al-Nubuwwah that the habit of the predecessors with regards to this was different; hence it is narrated that the blessed beard of Amīr al-Mu’minīn, Sayyidunā ‘Alī, may Allāh be pleased with him, would fill his chest. The blessed beards of Sayyidunā Fārūq A’zham and Sayyidunā ‘Uthmān, may Allāh be pleased with them both, would be similar. He also writes that Shaykh Muhī al-Dīn Sayyidunā ‘Abd al-Qādir al-Jīlānī, may Allāh be pleased with him, had a long wide beard.

[Madārij al-Nubuwwah, vol 1, ch1, pg 15]

Sayyidī A’lā Hazrat states that perhaps it was on the basis of Āthār [i.e. Hadīth] that Shaykh Muhaqqiq wrote in sharh Mishkāh that the well known limit is a fistful; one should not cut it less than this, and if one leaves more than this, then it is still permissible, provided it does not cross the boundary of being reasonable.

[Ashi’ah al-Lum’āt, vol 1, pg 212]

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 22, pg 586]

However, to keep such a long beard which crosses the limit of reasonableness is makrūh and in opposition to the Sunnah. Just as Sayyidī A’lā Hazrat states that if it is long & excessive, crosses the limit of reasonableness and ugliness is opportune, then without doubt this is in contradiction to the Sunnah and is makrūh; that deforming one’s appearance opens the doors of blame and ridicule with regards to ones face, which places Muslims in the harm and danger of mockery and backbiting; this is never the choice of the Pure Sharī’ah. Nor, Allāh forbid, on



any account did the sacred beard of the Noble Messenger of Allāh ﷺ reach the limit of unreasonableness; this being Sunnah is not plausible.

[Fatāwā Ridawīyyah, vol 22, pg 583]

والله تعالى اعلم ورسوله اعلم صلى الله عليه وآله وسلم  
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

**Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri**

Translated by Haider Ali